سوال

(581)آپ داڑھی بڑھائیں رکھیں، وہ گناہ گار ہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ! میں نے داڑھی رکھی ہوئی ہے لیکن میرے رشتہ داروں یا جاننے والوں میں سے جو شخص بھی مجھ سے ملتا ہے، میری داڑھی کا مذاق اڑاتا ہے اور کہتا ہے کہ داڑھی چھوٹی کرواؤ جبکہ میں نے مصمم ارادہ کر رکھا ہے کہ میں پوری داڑھی رکھوں گا۔ کیا داڑھی کٹوانا جائز ہے یا میں اپنی داڑھی پوری ہی رہنے دوں اور ان کی باتوں کو دیوار پر دے ماروں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کے لیے یہی بہتر ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرتے ہوئے اور آپ کے حکم کو تسلیم کرتے ہوئے داڑھی پوری رکھیں۔ باقی رہی لوگوں کی باتیں تو انہیں دیوار پر دے ماریں۔ ان کی ان باتوں کی تردید اور انہیں اللہ تعالی کا خوف یاد دلائیں۔ ان لوگوں کے لیے اس طرح کی باتیں کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ ان کا یہ کام درحقیقت شیطان کی نیابت ہے۔ کیونکہ اس طرح یہ لوگ شیطان کے نائب ہیں، جو اللہ تعالی کی نافرمانی کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ اللہ تعالی ہمیں اس سے بچائے۔ رسول اللہ ﷺ نے تو فرمایا ہے:

"خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ: وَفِّرُوا اللِّحَى، وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ" (صحيح البخاري، اللباس باب تقليم الاظفار، ح 5892، وصحيح مسلم، الطهارة، باب خصال الفطرة، ح 259)

''مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کٹواؤ۔''

آپ نے یہ بھی فرمایا:

"جُزُّوا الشَّوَارِبَ، وَأَعْفُوا اللِّحَى، وَخَالِفُوا الْمَجُوسَ" (صحیح مسلم *الطهارة، باب خصل الفطرة، ح 260)

''مونچھیں منڈواؤ، داڑھی بڑھاؤ اور مجیسوں کی مخالفت کرو۔''

آپ نے یہ بھی فرمایا:

''ووفروا اللحى'' (صحیح البخاری، اللباس، باب تقلیم الاظفار، ح 5892)

''داڑھی پوری رکھو۔''

لہذا واجب یہ ہے کہ داڑھی کو چھوڑ دیا جائے ، اسے بڑھایا جائے اور اسے پورا رکھا جائے اور ان فاسقوں کی بات نہ مانی جائے ، جو اس کے اکٹانے یا منڈوانے کی دعوت دیتے ہیں ۔ اللہ تعالی ہمیں محفوظ رکھے ۔ ان کی یہ بات اس حدیث کی مصداق ہے ، جس میں یہ ہے کہ آخری زمانے میں کچھ ایسے شیطان آئیں گے ، جو اللہ تعالی کی نافرمانیوں اور محرمات کے ارتکاب کی دعوت دیں گے ۔ اسی طرح حدیث حذیفہ میں ہے کہ جب حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس شر کے بارے میں پوچھا جو بعد میں واقع ہوگا تو آپ نے فرمایا : ''ہاں یہ شر بعد کے آخری دور میں واقع ہوگا اور پھر اس دور میں جہنم کے دروازوں پر داعی ہونگے ، جس نے ان کی بات کو قبول کیا تو اسے وہ جہنم رسید کر دیں گے ۔'' میں نے عرض کیا : یا رسول اللہ ﷺ ! ہمارے لیے ان کی کوئی علامت بیان فرمادیں تو آپ نے فرمایا : ''لوگ ہم میں سے ہونگے اور ہماری بات کا مذاق اڑائیں گے ۔ (صحیح البخاري ، المناقب ، باب علامات النبوۃ فی الاسلام ، حدیث 3606 و صحیح المسلم ، الامارۃ ، باباوجب ملازمۃ جماعۃ المسلمین عند ظہور الفتن ، حدیث 1847)

اللہ تعالی ہمیں محفوظ رکھے ۔ یہ اور اس طرح کے دیگر لوگ انہی میں سے ہیں جن کا رسول اللہ ﷺ نے ذکر فرمایا ہے ۔ یہ لوگ جہنم کے داعی ہیں ۔ کسی مومن کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ ان کی بات کو قبول کرے یا ان کی طرف مائل ہو بلکہ اسے چاہیے کہ ان کی مخالفت اور نافرمانی کرے اور اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت و فرماں برداری کو اختیار کرے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ]

ج4ص439

محدث فتویٰ